

### 336772- کورونا سے متاثرہ مریضہ قرنطینہ میں ہے اور حیض کے بعد غسل نہیں کر سکتی نہ ہی مٹی دستیاب ہے۔

#### سوال

میں کورونا سے متاثرہ مریضہ ہوں اور روس کے قرنطینہ سینٹر میں موجود ہوں، میں حیض کے بعد غسل کر کے نماز پڑھنا چاہتی ہوں، لیکن میں ٹھنڈا پانی استعمال نہیں کر سکتی نہ ہی گرم پانی سے غسل کر سکتی ہوں، نہانے سے میری طبیعت مزید بگڑی جاتی ہے، یہاں پر مٹی بھی نہیں ہے مجھے ایک بڑے ہال کمرے میں رکھا گیا ہے جہاں دیگر مریض بھی ہیں، میں نماز بھی نہیں پڑھ سکتی؛ تو کیا میرے لیے بیڈ پر ہی نماز پڑھنا جائز ہے؟ میری رہنمائی کریں، اللہ تعالیٰ آپ کو جزاۓ خیر سے نوازے، نیز میں آپ سے گوارش کرتی ہوں کہ میرے لیے جلد از جلد شفایاں کی دعا بھی کریں۔

#### پسندیدہ جواب

اول :

بسم اللہ تعالیٰ سے دعا گوہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفائے کاملہ عاجلہ سے نوازے، اور آپ کو عافیت عطا فرمائے۔

اگر ٹھنڈے یا گرم پانی سے غسل کرنے کی وجہ سے آپ کی بیماری میں اضافہ ہوتا ہے یا اس سے آپ کی شفایاں میں تاخیر ہوتی ہے تو پھر آپ تمیم کر سکتی ہیں، تمیم کے لیے آپ تحلیلی وغیرہ میں باہر سے مٹی لے آئیں اور اسے استعمال کریں، یا پھر اگر دیوار یا چادر وغیرہ پر مٹی پڑی ہوئی ہو تو اس غبار سے بھی تمیم کر سکتی ہیں۔

و صنوکا بھی یہی معاملہ ہے کہ اگر وضو کے لیے پانی استعمال کرنے سے نقصان ہوتا ہو تو وضو کی بجائے پر آپ تمیم کر سکتی ہیں۔

جیسے کہ شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں :

”چونکہ شریعت اسلامیہ کی بنیاد آسانی اور سولت پر رکھی گئی ہے اس لیے عذر والوں کی سولت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادات میں تخفیف رکھی ہے؛ تاکہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کی بندگی بغیر کسی مشقت اور تکفیر کے کر سکیں، اللہ تعالیٰ کافرمان ہے : (وَمَا جَعَلَ عَلَيْهِمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرْجٍ) ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے تم پر دین میں کوئی تگی نہیں بنائی۔ [انج: 78] اسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا : (رَبِّ الْأَرْضَ بِحُكْمِ الْأَنْتَرَ بِحُكْمِ الْأَنْتَرَ) ترجمہ: اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں آسانی کا ارادہ رکھتا ہے، وہ تمہارے بارے میں تگی کا ارادہ نہیں رکھتا۔ [البقرۃ: 185] اسی طرح اللہ عزوجل کافرمان ہے : (فَإِنَّمَا تَنْهَا اللَّهُ عَنِ الْمُسْكَنِ) ترجمہ: اپنی استطاعت کے مطابق اللہ تعالیٰ کے احکامات کی تعمیل کرو۔ [الاتقان: 16] اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کافرمان ہے: (جَبْ مَیْتَمِیںْ کسیْ کامْ کَرْنَےْ كَاْ حُکْمَ دُونْ تَوْمَ اِسْ پَرْ مَقْدُورْ بَھْرَ عَمَلْ کَرْوَ)، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے کہ: (بِیَکَ دِینْ آسَانْ ہے۔) تو ان تمام ترشرعی نصوص کی روشنی میں جس وقت مریض پانی سے طہارت حاصل نہ کر سکے، اور غسل نہ کر سکے تو وہ تمیم کر لے، چاہے پانی استعمال نہ کرنے کی وجہ بیماری میں اضافے کا خدشہ ہو یا شفایاں میں تاخیر ہو یا پانی استعمال نہ کر سکنا ہو؛ ہر حالات میں تمیم جائز ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ: اپنے دونوں ہاتھوں کو پاک مٹی پر ایک بار مارے، اور پھر اپنی انگلیوں کے اندر وہی حصے سے چہرے پر مسح کرے، اور دونوں ہاتھیلیوں کے ساتھ اپنی انگلوں کا مسح کرے، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: (فَإِنَّ كُفَّارَهُمْ مَرْضَى أَوْ عَلَى سَفَرٍ أَوْ جَاهَ أَوْ مِنْهُمْ مِنَ النَّاسِ أَوْ لَا مَقْشُمُ الْأَنْسَاءَ فَلَمْ تَنْهِهِنَّ أَنْ يَمْسِوُنَّ بِحُكْمِ وَأَنْ يَمْكُمْ) ترجمہ: اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قنانے کی حاجت سے آیا ہو یا تم نے عورتوں سے مباشرت کی ہو اور تمیں پانی نہ سلے تو پاک مٹی کا تصد کرو اور اپنے منہ اور اپنے ہاتھوں کو مل لو۔ [النساء: 43]

اگر کوئی شخص پانی استعمال کرنے سے قاصر ہے تو اس کا حکم بھی وہی ہے جسے پانی نہیں ملا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: **«فَأَنْهِيَ اللَّهُمَّ سَطْغَمْ»** ترجمہ: اپنی استطاعت کے مطابق اللہ تعالیٰ کے احکامات کی تعمیل کرو۔ [البیان: 16] اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (جب میں تمیں کسی کام کے کرنے کا حکم دوں تو تم اس پر مقدور بھر عمل کرو) "ختم شد

"الفتاویٰ المتعلقة بالطلب وأحكام المرض" ص 26

اشیع بن عثیمین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: "ایک مریض کو مٹی نہیں ملتی تو کیا وہ دیوار یا بستہ پر ہاتھ مار کر تیم کر لے یا نہیں؟"

تو انہوں نے جواب دیا:

"دیوار بھی [قرآن کریم میں مذکور] صعید طیب میں شامل ہے، لہذا اگر دیوار پر تھریا کچی اینٹوں سے بنی ہوئی ہو تو اس پر ہاتھ مار کر تیم کرنا جائز ہے۔ اور اگر دیوار پر لکڑی یا پینٹ کا کام کیا گیا ہے تو پھر اس پر مٹی یا غبار کی صورت میں ہاتھ مار کر تیم کر سکتے ہیں، اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اس کا تیم بھی اسی شخص جیسا ہو گا جو زمین پر ہاتھ مار کر تیم کرتا ہے، کیونکہ مٹی بھی زمین سے نکلنے والا مادہ ہے۔

لیکن اگر لکڑی یا پینٹ کے کام پر غبار نہیں ہے تو پھر یہ [قرآن کریم میں مذکور] صعید طیب میں بالکل بھی شامل نہیں ہے، اس لیے اس پر ہاتھ مار کر تیم کرنا جائز نہیں ہے۔ اور بستہ کے بارے میں یہ ہے کہ اگر اس پر گرد و غبار لگا ہو اسے تو پھر تیم کرنا جائز ہے، اور اگر نہیں تو پھر تیم بھی نہیں کر سکتا، کیونکہ یہ صعید طیب میں شامل نہیں ہے "ختم شد" "الفتاویٰ الطهارة" (ص 240)

دوم:

آپ پر قیام، رکوع، سجدہ، اور جلسہ وغیرہ پورے ارکان کے ساتھ نماز ادا کرنا لازمی ہے، چاہے آپ کو کسی ہال کمرے میں رکھا گیا ہے اور چاہے نماز پڑھتے ہوئے آپ کو مرد دیکھ رہے ہوں، بلاعذر کسی بھی رکن کو ترک کرنے سے نماز صحیح نہیں ہوگی۔

مرد کسی جگہ ایسے موجود ہوں کہ ان کی نظر عورت پر نماز پڑھتے ہوئے پڑے تو یہ عورت کے لیے نماز کے ارکان ترک کرنے کا عذر نہیں بن سکتا، عورت نماز پڑھنے کے لیے کھلا اور پورا جسم ڈھانپنے والا بس پہن لے، بالکل ایسے ہی جیسے آپ کھر سے باہر نکلتے وقت اجنبی مردوں والی جگہوں پر جاتے ہوئے پہنچی ہیں، اور نماز پڑھ لیں۔

دائیٰ فتویٰ کمیٹی کے علمائے کرام سے پوچھا گیا:

"عورت اجنبی مردوں کی موجودگی میں نماز کیسے پڑھے؟ جیسے کہ مسجد الحرام میں ہوتا ہے، اسی طرح سفر میں بھی اگر نماز پڑھنی ہو اور راستے میں کوئی ایسی مسجد نہ ہو جاں خواتین نماز پڑھ سکیں تو یا طریقہ کار اخیار کیا جائے؟"

تو انہوں نے جواب دیا:

"عورت پر چھر سے اور ہتھیلوں کے علاوہ اپنا مکمل جسم نماز کے دوران ڈھانپنا لازمی ہے، لیکن جب نماز کے دوران اسے اجنبی لوگ دیکھ رہے ہوں تو پھر چھر سے اور ہتھیلوں کو بھی ڈھانپنا لازمی ہے۔" "ختم شد"

"الفتاویٰ للجنة الدائمة" (7/339)

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گوہیں کہ آپ کی عبادات قبول فرمائے، آپ کو مکمل شفایاب فرمائے، اور عافیت سے نوازے۔

واللہ اعلم